خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 18۔اگست 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 18 اگست 1998ء 24 ربیع الثانی 1419 ہجری 18 ظہور 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 179

بد ظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بد ظنی سے بچو کیونکہ بد ظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسّس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اجتنبوا کثیرا من الظن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

بہت سی بدیاں صرف بد ظنی سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کر لیا۔ یہ بہت بُری بات ہے جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بد ظنی کو دور کرنے کے لئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کرے نہ دل میں جگہ دے اور نہ ایسی بات زبان پر لائے۔ یہ کیسی محکم اور مضبوط بات ہے۔ بہت سے انسان ہیں جو زبان کے ذریعہ پکڑے جائیں گے۔ یہاں دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے آدمی محض زبان کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں اور انہیں بہت کچھ ندامت اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 654)

میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بد ظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت برے برے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لئے اول ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بد ظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے، کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور اُنس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض۔ حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215-214)

بد ظنی میں جلدی نہ کرو

○ ”انسان دوسرے شخص کی دل کی بات معلوم نہیں کر سکتا اور اس کے قلب کے مخفی گوشوں تک اس کی نظر نہیں پہنچ سکتی اس لئے دوسرے شخص کی نسبت جلدی سے کوئی رائے نہ لگائے بلکہ انتظار کرے۔ انسان ایک آدمی کو بد خیال کرتا ہے پھر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے۔ کتابوں میں میں نے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ خداتعالیٰ سے عہد کیا میں سب کو اپنے سے بہتر سمجھوں گا اور کسی کو اپنے سے کم تر خیال نہیں کروں گا۔ اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا۔ اپنے محبوب کو راضی کرنے کے لئے انسان ایسی تجویزیں سوچتے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پہنچے دیکھا کہ ایک شخص ایک جواں سال عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا روٹیاں کھا رہا ہے۔ ایک بوتل اس شخص کے ہاتھ میں تھی اس میں سے گلاس بھر بھر کر پی رہا اور اس عورت کو پلاتا ہے ان کو دور سے دیکھ کر اس نے کہا کہ میں نے تو عہد کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا نہ خیال کروں۔ اس نے بد ظنی کی اور خیال کیا کہ ان دونوں سے تو میں اچھا ہی ہوں۔ اتنے میں زور سے ہوا چلی اور دریا میں طوفان آیا۔ ایک کشتی آرہی تھی مع سواریوں کے ڈوب گئی۔ وہ مرد جو کہ عورت کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا اٹھا اور غوطہ لگا کر چھ آدمیوں کو نکال لایا۔ اور ان کی جان بچ گئی۔ پھر اس نے بزرگ کو مخاطب کرکے کہ تم اپنے آپ کو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو میں نے تو چھ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے۔ تب اس جوان نے بتلایا۔ خدا نے مجھے تیرے امتحان کے لئے بھیجا تھا اور تیرے دل کے ارادہ سے مجھے اطلاع دی۔ اس بوتل میں اس دریا کا پانی ہے شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور میں ایک ہی اس کی اولاد ہوں۔ قویٰ اس کے بڑے مضبوط ہیں اس لئے جوان نظر آتی ہے۔ خدا نے مجھے مامور کیا تھا کہ میں اسی طرح کروں تا کہ تجھے سبق حاصل ہو۔

غرض انسان دوسرے کی نسبت جلد رائے نہ لگائے سوء ظن جلدی کرنا اچھا نہیں ہوتا۔“

(یہ واقعہ ملفوظات جلد دوم ص 248-249 اور ملفوظات جلد چہارم ص 265-266 پر تفاصیل کے فرق کے ساتھ درج ہے۔ یہاں اس واقعہ کی تفاصیل کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ مرتب)

بد ظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے اس سے بچیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

فرمایا بد ظنی سے بچو کیونکہ بد ظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے اور بد ظنی ایک ایسی چیز ہے جو بسا اوقات ہمارے معاشرے میں اتنی پائی جاتی ہے کہ بد ظنی کے بعد پھر اور کہانیاں بنتی چلی جاتی ہیں اور انسان کہتا ہے کہ فلاں نے یہ کیا یوں کیا ہوگا اور بعض دفعہ آدمی حیران رہ جاتا ہے ایک اس سلسلہ میں تحقیق میں نے کی۔ ایک شخص نے ایک ایسی بات کسی کے متعلق بیان کی جو میرے علم میں تھی کہ بالکل جھوٹ ہے اور جب میں نے جواب طلبی کی تو عجیب و غریب خط آیا کہ اس نے جو فلاں بات کی تھی اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ یوں کی ہوگی۔ اس کا اثر فلاں شخص پہ جو میں نے کہا تھا پڑا ہے وہ اس لئے لکھا تھا کہ اس شخص کا میں نے اندازہ لگایا کہ جب یہ بات ایسی کی ہے اور اس وجہ سے کی ہوگی تو جب یہ دوسرے کو پہنچی ہوگی تو اس کا یہی ردعمل ہوا ہوگا۔ اس لئے میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ اب دیکھیں یہ سارا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بدترین جھوٹ ہے۔ بناء ہی استدلال کی جھوٹ پر ہے۔ اول تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ اس نے کس نیت سے بات کی تھی۔ پھر یہ کیسے پتہ چلا کہ دوسرا آدمی جس کے متعلق بات تھی اگر اس پہنچی بھی ہو تو وہ بھی اسی ٹیڑھی سوچ کے ساتھ سوچے گا جس سے تم نے سوچا اور وہی نتیجہ نکالے گا جو تم نے نکالا ہے۔ اور پھر نہ یہ تحقیق کی کہ اسے پہنچی بھی ہے کہ نہیں اور پھر ایک اور تیسری منزل بنالی کہ فلاں شخص کے متعلق میں نے سوچا کہ یہ اثر اس پر پڑا ہوا ہوگا اور خلاصہ یہ نکالا کہ یہ واقعہ ہو گیا۔ ایسا بے ہودہ طریق ہے جو آنحضرت ﷺ کی کھلی نصائح کو ترک کرنے اور ان کو اہمیت نہ دینے کے نتیجے میں ہماری سوسائٹی میں رفتہ رفتہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جو ظن ہے یہ میں بتا رہا ہوں ایسے لوگوں کا جن کے متعلق توقع ہے کہ وہ عالم دین بھی ہیں اور معاشرے میں ایک بڑا مرتبہ اور مقام رکھتے ہیں وہ بھی اس قسم کی بے ہودہ باتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

(از خطبہ 25 نومبر 1995ء)

> گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
> اس کا ہووے ستیاناس اس سے بگڑے ہوشیار
> بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
> پَر کے اک ریشہ سے ہو جاتی ہے کوّوں کی قطار
>
> (درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

○ اردو کلاس نمبر261 جو 30- جولائی 98ء کو نشر ہوئی مختلف محاورے زیر بحث آئے۔ ایک دلچسپ کیفیت یہ تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظامیہ کو ارشاد فرمایا کہ انڈونیشن بچوں کی وڈیو آن کر دی جائے۔ اس میں بہت ہی پیارے انداز میں بچیوں نے یہ کلام پڑھ کر سنایا۔

قرآن سب سے اچھا
قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوت
قرآن ہے سارا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس انداز کی بہت تعریف فرمائی۔

○ اردو کلاس نمبر263 ریکارڈ شدہ 97-3-28 جو 98-7-31 کو نشر ہوئی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری شاہنواز صاحب کی نواسی کے اخلاص و محبت اور اطاعت کا تذکرہ کیا اور فرمایا۔

جلسہ سالانہ 1982ء میں جب میں نے پہلی دفعہ جلسے میں خطاب کیا چوہدری شاہنواز صاحب کی بیٹی امتہ الباری اور نعیم کی بیٹی سعدیہ کو بہت اخلاص آیا کیونکہ میں نے پردہ کے متعلق برقعہ کے متعلق تقریر کی تھی اس کو اتنا جوش آیا اس نے کہا ای اب میں نے ضرور پردہ کرنا ہے آپ مجھے پردہ کرا کے چھوڑیں مجھے اس کی بات بہت پیاری لگی میں نے کہا اچھا تم میری پانچویں بیٹی بن جاؤ تو وہ پانچویں بیٹی بن گئی اس کے بعد ہمارے بچوں کے ساتھ اسی طرح تعلق رہا ہماری بچیوں کی پکی دوست ہے اس کو میں پانچویں بیٹی کہتا ہوں۔ وہ امریکہ جا رہی تھی مجھے ملنے آئی تو سینڈوچ لے کر آئی۔ بہت اچھے بنے ہوئے تھے میں نے کہا مجھے تو بالکل مزہ نہیں آیا جب تک اردو کلاس کو نہیں کھلاؤ گی مجھے مزہ نہیں آئے گا تو اس نے ان سینڈوچز کا انتظام کیا ہے۔

کھانا تقسیم کرتے کرتے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بہت ہی اہم اور پیاری نصیحت سیدنا حضور اکرم ﷺ کے حوالے سے فرمائی۔

حضورؐ نے دیکھا دیکھی چیزیں مانگنے سے منع فرمایا ہے۔

حضورؐ سے اگر کوئی چیز مانگے تو آپ دے دیتے تھے۔ مگر دوسرا کوئی مانگے (دیکھا دیکھی) تو اس کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ مجھے پتہ ہے بہت اچھی نصیحت ہے یہ۔ مجھے تجربہ ہوا ہے اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں رسول اللہ ﷺ کی کتنی قیمتی ہیں۔ لوگ مجھے خط لکھتے ہیں فلاں چیز کر دو فلاں چیز دے دو اگر میں دیتا ہوں تو سب کو دکھاتے ہیں جو دیکھنے والے ہیں ہر ایک پھر وہی بات لکھتا ہے اب دیکھا دیکھی۔ چودہ سو سال پہلے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ اور کتنی قیمتی نصیحت ہے عملی زندگی میں ایک تو اخلاق کو درست کرنے والی ہے۔ اور بعض ملاقاتوں میں بھی مجھے تجربہ ہوتا ہے پانچ سات بچوں والی بعض دفعہ دس دس والی بھی آجاتی ہیں ماشاء اللہ ایک بچہ کہے کہ آپ یہ چیز مجھے دیدیں دوسرا کہنا شروع ہو جاتا ہے کہ آپ مجھے بھی دیدیں مجھے بھی دیں۔ بچوں کے بعد اماں ابا بھی شروع ہو جاتے ہیں اس وقت دینے میں تو کوئی فکر نہیں ہے مگر دل کو کوفت بڑی ہوتی ہے۔ وقت ختم ہو رہا ہے لوگ ملاقاتی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ میں رسول کریم ﷺ کی حدیث کے حوالے سے تربیت کر رہا ہوں۔ سمجھ گئے ہیں جب یہ باتیں انسان پر گزرتی ہیں۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کا بلند مرتبہ سمجھ آتا ہے۔ کتنا عظیم الشان وجود چودہ سو سال پہلے ایسی تربیت کر گئے آج تک زمانہ اس تربیت سے آگے نہیں نکل سکا پیچھے ہے ابھی بھی۔ آپ لوگ بھی یہ عادت ڈالیں۔ کوئی اگر کوئی چیز مانگے تو دیکھا دیکھی نہیں مانگنی۔ ہمارے گھر میں اپنے بچوں کی بھی میں نے یہی تربیت کی ہوئی ہے کبھی بھی نہیں ہوا کہ ایک بیٹی نے کوئی چیز مانگی دوسری نے کہا ہو مجھے بھی دیدیں۔ بالکل نہیں ہوا۔ کہیں گی اس کو دیدیں تو اس کی وجہ سے گھر میں امن بڑھا ہے بہت ہی اچھا ماحول اور پیارا ماحول پیدا ہوا ہے۔ آپ لوگ بھی یاد رکھیں خود خیال آجائے تو کوئی حرج نہیں کوئی نقصان نہیں ہے مگر دیکھ کے اوہو اچھا اب مجھے بھی دیدیں یہ غلط ہے۔

○ اردو کلاس نمبر265 ریکارڈ شدہ 97-4-4 جو 98-8-3 کو نشر ہوئی۔

سر پر آرے چلنا اس محاورے کی وضاحت میں فرمایا:-

بعض انبیاء کے متعلق آتا ہے آنحضرت ﷺ نے بھی اس کو بیان فرمایا ہے۔ سر پر آرے چلنا۔ کچھ ظالم تھے کہ بعض نبیوں پر انہوں نے ایسے ظلم کئے ایسی دشمنی کی کہ ان کے سروں پر آرے چلا دیئے یہ مشہور ہے۔ اور جہاں تک نبیوں کی تاریخ ہے ہمیں علم نہیں ہے مگر ایک حدیث میں یہ محاورہ ضرور استعمال ہوا ہے کہ تم لوگ اتنی سی تکلیفوں پر بول اٹھے ہو اس سے پہلے نبی گزرے ہیں جن کے سروں پر آرے چلا دیئے گئے۔ تو پھاڑ کر دو حصوں میں تقسیم کر دینا یہ تو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی ہوا مسلمان خواتین کو اس طرح دو ٹانگیں اونٹوں کے ساتھ باندھ کے مختلف سمتوں میں دوڑا دیا۔

ظلم کی حد ہو تو سر پر آرے چلانا۔ عام طور پر استعمال ہوتا ہے جب لوگ کسی کے خلاف باتیں کریں ناجائز الزام لگائیں۔ تو کہتے ہیں میرے سر پہ تو آرے چل رہے ہیں۔ اتنی تکلیف ہے جیسے سر پہ آرا پھیر دو۔ تو آرے چلنے کا مطلب ہے حد سے زیادہ تکلیف یا حد سے زیادہ ظلم کرنا۔ کسی کو شعر یاد ہے آرے چلنے کا؟

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو

غالب کہتا ہے وہ کون سا دن تھا کہ دشمن ہم پر الزام نہیں لگاتا رہا ہمارا دشمن جھوٹے الزام لگاتا رہتا ہے خاص طور پر نبیوں پہ بہت جھوٹے الزام لگتے ہیں اللہ کی نیک جماعتوں پر بہت جھوٹے الزام لگتے ہیں اس کو کہتے ہیں۔

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

کون سا دن تھا جب ہمارے سر پر آرے نہیں چلے۔ تہمتیں تراشنا اور آرے چلنا یہ شعر کی خوبی ہے۔ آرا چلتا ہے تو کسی چیز کو تراش دیتا ہے تراشنا کاٹ کر الگ الگ کر دینا۔ دو ٹکڑے کر دینا اور تہمتیں تراشنا بھی ایسا محاورہ استعمال کیا ہے غالب نے جو آرے چلنا سے ملتا جلتا ہے۔

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو

دشمن نے کون سا دن چھوڑا ہے ہر روز کوئی نئی تہمت ہر روز کوئی نیا الزام کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے۔ نہ چلا کئے کا مطلب یہ نہیں کہ نہیں چلا کئے۔ پوچھتے ہیں کس دن نہیں چلے مطلب ہے چلتے تھے۔ ہر روز چلا کرتے تھے یہ محاورہ ہے طرز بیان ہے۔

سر کھپانا کیا ہوتا ہے؟ پھر خود ہی ازراہ تفنن فرمایا۔

جب آڈو صاحب کو میں کوئی چیز سمجھاتا ہوں تو اس کو سر کھپانا کہتے ہیں یا بعض دفعہ تم بچوں کو کوئی چیز سمجھاؤں، نہیں سمجھ آ رہی ہوتی۔ اور میں نے انگریزی نہیں بولنی ہوتی اردو میں سمجھانا ہوتا ہے تو یہ ہے سر کھپانا۔ ایک دفعہ مجھے کسی نے لکھا بھی یہ آپ نے کیا سر کھپائی شروع کی ہوئی ہے۔ چھوڑیں پرے مگر اکثر لوگ کہتے ہیں ہرگز نہیں چھوڑنا کہتے ہیں ہمیں بہت اچھی لگتی ہے۔ اردو کلاس نہ ہو تو ایم ٹی اے کا مزہ ہی ختم ہو جائے۔ آج امریکہ سے ایک خط ملا ہے ایک امریکن خاتون انہوں نے ایم ٹی اے کہیں دیکھا تو اردو کلاس آ رہی تھی ان کو اتنا اچھا لگا اپنے بیٹے کو بلایا اور بہت پرجوش ہو گئیں اور وہاں کی ایک چینل ٹیلی ویژن کی لے کے اور اس پہ ہماری اردو کلاس دکھانا شروع کر دی۔ کہتے ہیں ہمیں نہیں بھی سمجھ آتی تو مزہ بہت آتا ہے اس کا۔ تو یہ ہے اردو کلاس اس کے لئے سر کھپانا کوئی مہنگا سودا نہیں اچھا سودا ہے آڈو صاحب نے بھی کہا اچھا سودا ہے اس کے جواب میں حضور نے مذاقاً فرمایا اس لئے کہ آپ کو کیا فرق پڑتا ہے سر میں کھپاتا ہوں اس کے بعد ہر طرف مسکراہٹیں بکھر گئیں اور حضور خدا حافظ کہہ کر تشریف لے گئے۔

○ اردو کلاس نمبر266 جو 98-8-6 کو نشر ہوئی۔

فرمایا:- آج میں آئیوری کوسٹ گیا تھا (ایم ٹی اے کے ذریعہ سے) ایک سیکنڈ میں کبھی پاکستان چلے گئے کبھی چائنہ کبھی افریقہ کبھی آئیوری کوسٹ۔ ان لوگوں کو ایک دم جب جا کے میں سلام کہتا ہوں۔ وہ حیران ہو جاتے ہیں بالکل لگتا ہے میں وہیں پہنچ گیا ہوں مجھے بھی لگتا ہے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔

مچھر سے بچنے کی ترکیب بتائیں۔ ایک نے جواب دیا مچھر دانی حضور نے ازراہ تفنن فرمایا۔

مچھر دانی لگائی اچھی طرح بستر میں اور بجلی بجھائی اور جلدی سے چارپائی کے نیچے چلے گئے۔ مچھر جالی میں ڈھونڈتا رہے گا۔ فرمایا ایک بس والے نے ایک اور ترکیب مچھر سے بچنے کی بتائی ناممکن ہے کہ مچھر آپ کے پاس آئے میرے پاس ایک پتھر ہے خاص وہ مچھر کا سر کچل دے گا بالکل مچھر بچ سکتا ہی نہیں انہوں نے ایجنٹ رکھے ہوئے ہوتے ہیں ایک آدمی نے پیسے نکالے مجھے دے دیں اس نے کہا شرطیہ علاج ہے اگر کامیابی نہ ہو اگلی دفعہ آنا مجھ سے پیسے واپس لے لینا۔ وہ تھیلیاں بیچ رہا تھا بہت لوگوں نے خریدیں اگلی دفعہ ایک آدمی واپس پہنچ گیا اس نے کہا یہ دو پتھر تھے تم نے کہا تھا آپس میں رگڑو تو مچھر مر جائے گا میں تو ساری رات بجاتا رہا ہوں نہ مچھر مرا ہے نہ مچھر گیا۔ اس نے جواب دیا تم نے صحیح ترکیب نہیں استعمال کی۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ پہلے مچھر کو ہاتھ میں پکڑو پھر عین اس پتھر کے بیچ میں رکھو اور پھر مارو اس طرح کہ جب چوٹ لگنے لگے تو ایک دم چھوڑ دو پھر زور سے پتھر مارو پھر دیکھنا اس لئے پیسے واپس نہ ہوں گے۔ فرمایا مچھر کے لطیفے بنے ہوئے ہیں مگر مچھر ہے بڑی مصیبت۔ مچھر جب کاٹے تو تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ یہ جو باتیں ہیں اس لئے بتاتا ہوں آپ کو کہ آپ کو پتہ لگے کہ اتفاق سے جانور نہیں پیدا ہوئے اتنا حیرت انگیز نظام ہے اللہ کا ایک چھوٹا سا مچھر بھی اتنا مکمل بنایا گیا ہے اتنی عجیب اس میں کاریگری ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے تبھی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کی کوئی مثال دینے سے بھی نہیں شرماتا۔ مچھر کی مثال سے بھی نہیں شرماتا لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شرم نہیں کرتا یہ مراد نہیں ہے مراد ہے شرمانے کی وجہ کوئی نہیں مچھر میں بھی ایسا باریک نظام ہے کہ وہ مکمل ہے۔ اس کے کاٹنے سے جلن کیوں ہوتی ہے وہ جن کو دل کا دورہ پڑتا ہے پتہ ہے کیوں دورہ پڑتا ہے Clot بن جاتے ہیں خون کے اندر اور نالی بند ہو جاتی ہے اس کو ہاپرین Hyprin دے کر ٹھیک کرتے ہیں Anti Coagulant دوائی دیتے ہیں جو خون کو پتلا کرتی ہے جمنے نہیں دیتی۔

تو مچھر کو خدا تعالیٰ نے وہ دوائی بھی دی ہوئی ہے اب Evolution سے اتفاقاً کیسے پیدا ہو گیا اگر وہ مچھر دوائی اندر نہ انجیکٹ کرے تو خون چوس نہیں سکتا۔ (کیونکہ نالی پتلی ہے اس میں جمنے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم آخر

مسعود احمد سلیمان

اندھیری راتوں کی دعائیں

مشکل ترین دن

○ جنگ احد کے روز آپ ﷺ کو بہت سی گہری ضربیں لگیں اور آپؐ کا چہرہ لہولہان ہو گیا۔ خون رک نہیں رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ نے بڑی مشکل سے بہتا ہوا خون بند کیا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ پر کوئی احد کے دن سے بھی زیادہ تکلیف دہ دن آیا آپؐ نے فرمایا۔ اے عائشہ تیری قوم کی طرف سے مجھے بڑے سخت اور کڑے دن دیکھنے پڑے جن میں بہت سی تکلیفیں مجھ پر ٹوٹیں۔ مگر ان میں سب سے زیادہ تکلیف دہ دن عقبہ کا دن تھا۔ جب میں طائف والوں کے پاس گیا۔ اور گویا اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کر دیا۔ مگر انہوں نے میری تمنا کے مطابق مجھے جواب نہ دیا۔ بلکہ مجھے سخت تکلیفیں پہنچائیں اور اپنی ایذا رسانی میں کوئی وقفہ نہ آنے دیا۔ یہاں تک کہ میں قرن ثعالب جگہ پر پہنچا وہاں آکر مجھے کچھ افاقہ ہوا۔ اور میں دشمن کے نرغے سے باہر نکل آیا۔ (اس حالت میں کہ جب میرا بدن زخموں سے چوُر چوُر تھا اور ان کے سخت رویہ پر میرا مغموم دل بیٹھا جا رہا تھا) اچانک میں نے اوپر دیکھا تو ایک بادل میرے اوپر منڈلا رہا تھا۔ جس نے مجھ پر سایہ کر دیا اس میں مجھے جبرائیل علیہ السلام نظر آئے انہوں نے مجھے آواز دی اور سلام کیا۔ اور کہا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی باتیں سن لی ہیں اور جو انہوں نے تیرے ساتھ بدسلوکی اور درندگی کا معاملہ کیا اسے بھی دیکھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے پاس پہاڑوں کے فرشتہ کو بھیجا ہے تاکہ تو جو چاہے اسے حکم دے۔ وہ حکم کی تعمیل کرے گا۔ پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے سلام کیا اور کہا اے محمد ﷺ اگر تو چاہے تو ان دو پہاڑوں کو ٹکرا کر اس درندہ صفت قوم کو ملیا میٹ کر دیا جائے۔ اور ان کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ یہ سنتے ہی آپ کی رحمت اور شفقت جوش میں آگئی اور آپ نے بے ساختہ فرمایا کہ نہیں نہیں ایسا نہیں کرنا۔

یعنی میں تو یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد ولاشریک کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم آمین)

پس آپ کی دعا سے طائف کی زرخیز وادی عذاب الٰہی سے بچ گئی۔ ورنہ یہ زمین آنے والوں کے لئے عبرت کا نشان بن جاتی۔ بلکہ آپؐ کی بے مثل رحمت اور شفقت اور پرسوز دعاؤں کے نتیجے میں یہ قوم بھی ہدایت کے خزانہ سے مالا مال ہو گئی۔

خیمہ میں لڑی گئی جنگ

○ اہل اسلام اور کفار کے درمیان پہلا تاریخ ساز معرکہ جنگ بدر کے روز پیش آیا جب ایک طرف صرف 313 نہتے 'کمزور' غربت سے نڈھال' ظاہری سامان حرب سے تہی دست جن میں بچے اور بوڑھے بھی تھے اپنے مدمقابل 1000 سے زائد لشکر جرار سے نبرد آزما تھے۔ جو تجربہ کار جنگجو جوانوں کے ساتھ ساتھ جنگی اسلحہ سے بھی لیس تھے اور اپنی طاقت کے نشہ میں چوُر۔ بڑے متکبرانہ انداز میں مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے کا عزم لے کر بھوکے بھیڑیوں کی طرح اپنے شکار پر پل پڑنے کے لئے تیار تھے۔ جنگ ہوئی مگر حیرت انگیز طور پر جنگ کا نتیجہ برعکس نکلا۔ ان کا سارا غرور خاک میں مل گیا۔ اور ان کی ساری تدبیریں ناکام و نامراد ہو گئیں اور وہ عبرتناک شکست کھائی کہ آج تک دنیا حیران ہے کہ یہ واقعہ کیسے ہو گیا۔ واقعتاً ظاہری طور پر مسلمانوں کی فتح کا کوئی جواز نہیں تھا۔ پھر وہ کیا وجہ تھی وہ کون سا راز تھا جس سے بظاہر طاقتور اور غالب مغلوب ہو گئے اور نہتے اور کمزور جو بظاہر مغلوب دکھائی دیتے تھے غالب آ گئے۔

احادیث اور تاریخ کی کتب کا مطالعہ کرنے سے یہ راز خوب عیاں ہو جاتا ہے کہ دراصل یہ جنگ بدر کے میدان میں نہیں لڑی گئی یہ جنگ تو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے خیمہ میں لڑی گئی اور جیتی گئی۔

روایات میں آتا ہے کہ جنگ سے ایک رات قبل حضور ﷺ رات بھر جاگ کر گریہ وزاری سے دعائیں کرتے رہے۔ لکھا ہے کہ سارے لشکر میں صرف آپؐ ہی تھے جو رات بھر جاگے۔ باقی سب لوگ باری باری اپنی نیند سو لئے۔

(سیرت خاتم النبیین ص 357)

دوسرے دن جب دونوں لشکروں کی صفیں درست ہوئیں۔ اور پہلے انفرادی مقابلہ ہوا۔ جس میں مسلمانوں کا پلہ بھاری رہا۔ ان انفرادی مقابلوں کے بعد آنحضرت ﷺ پھر اپنے سائبان میں تشریف لے گئے۔ اور جاتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ جب تک میں حکم نہ دوں عام دھاوا نہ کرنا۔ ہاں اگر کفار پہلے حملہ کریں تو پہلے تیروں سے مقابلہ کرنا بعد میں تلواروں سے حملہ کرنا۔ آپؐ سائبان میں جا کر پھر دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد میدان میں ایک شور بلند ہوا۔ اور معلوم ہوا کہ قریش کے لشکر نے عام حملہ کر دیا ہے۔ اس وقت آنحضور ﷺ نہایت رقت کی حالت میں خدا کے حضور ہاتھ پھیلائے ہوئے دعائیں کر رہے تھے۔ اور نہایت اضطراب کی حالت میں عرض کرتے تھے۔

اے میرے خدا اپنے عہدوں اور وعدوں کو پورا کر۔ اے میرے مالک اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اس میدان میں ہلاک ہو گئی تو دنیا میں تیری عبادت کرنے والا اور کوئی نہ رہے گا۔ اس وقت آپؐ اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی آپؐ سجدہ میں گر جاتے تھے کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے تھے آپؐ کی چادر آپؐ کے کندھوں سے گر گر پڑتی تھی اور حضرت ابوبکرؓ اسے اٹھا اٹھا کر آپؐ پر ڈال دیتے تھے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے لڑتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا خیال آتا تھا میں آپؐ کے سائبان کی طرف بھاگا جب دیکھا تو آپ کو سجدہ میں گڑگڑاتے ہوئے پایا میں نے سنا کہ آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔

یاحیّ یاقیوّم یاحیّ یاقیوّم

یعنی اے میرے زندہ خدا اے میرے زندگی بخش' آقا حضرت ابوبکرؓ آپ کی اس حالت کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے تھے اور کبھی کبھی بے ساختہ عرض کرتے تھے یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ فدا ہوں آپ گھبرائیں نہیں۔ اللہ اپنے وعدے ضرور پورا کرے گا۔ مگر آپؐ برابر دعا اور گریہ وزاری میں مصروف رہے

(سیرت خاتم النبیین ص 361)

آپ کا اضطراب لحظہ بلحظہ بڑھتا جاتا تھا۔ مگر آخر ایک کافی لمبے عرصہ کے بعد خدائی بشارت ملنے پر آپؐ سجدہ سے اٹھے اور فرمایا۔

سیہزم الجمع ویولون الدبر (سورہ قمر 46)

یعنی لشکر کفار ضرور پسپا ہو گا اور پیٹھ دکھائے گا کہتے ہوئے سائبان سے باہر آئے۔ چاروں طرف نظر دوڑائی تو کشت و خون کا میدان گرم پایا اس وقت آپ نے ریت اور کنکر کی مٹھی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی اور جوش کے ساتھ فرمایا

شاھت الوجوہ

کہ دشمنوں کے منہ بگڑ جائیں۔ اس کے ساتھ ہی ایسی آندھی چلی کہ دشمنوں کی آنکھیں اور منہ اور ناک ریت اور مٹی سے بھرنے لگے۔ خدائی فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اتر آئیں۔ بعض صحابہ کو یہ فرشتے نظر بھی آئے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے میدان صاف ہو گیا۔ اور ہر طرف نعرہ ہائے تکبیر گونجنے لگے۔

(سیرت خاتم النبیین ص 363)

فتح بدر کی ابتدا

○ درحقیقت بدر کی فتح کی داغ بیل تو اس جنگ سے بہت پہلے ڈالی جا چکی تھی۔ اور وہ آنحضور ﷺ کی ایک دعا ہی تھی۔ جو بدر کے روز بڑی شان سے جلوہ گر ہوئی۔

روایات میں آتا ہے کہ نبوت کے ابتدائی زمانہ میں ایک روز جب آپؐ خانہ کعبہ کے سائے تلے عبادت میں مشغول تھے۔ اور سجدے کی حالت میں اپنے رب سے اس کی مخلوق کی خاطر التجائیں کر رہے تھے۔ آپؐ کے پاس بعض ائمۃ الکفر معاندین بھی بیٹھے تھے۔ ان میں سے ابو جہل نے کہا کہ مکہ کے قریب ایک ذبح کی ہوئی اونٹنی کی بچہ دانی پڑی ہے۔ کوئی اسے اٹھا کر لائے اور نعوذ باللہ) محمد (ﷺ) پر ڈال دے۔ چنانچہ ایک بدبخت عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور وہ غلاظت سے بھری ہوئی بچہ دانی حضور ﷺ کے پاک اور مطہر بدن پر جب وہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز تھا۔ ڈال دی۔ جب حضرت فاطمہؓ کو علم ہوا تو وہ بھاگی ہوئی آئیں اور آپؐ کے بدن سے اس غلاظت کو اٹھایا۔ اور آپؐ کے کپڑوں کو صاف کیا۔ جب وہ آپؐ کے کپڑوں پر پانی ڈال رہی تھی تو روتی جاتی تھی حضور ﷺ اسے تسلی دیتے اور حوصلہ دلاتے۔ پھر آپؐ خانہ کعبہ تشریف لائے اور ان بدبختوں کے لئے ان الفاظ میں بددعا کی۔

یعنی اے میرے اللہ اب تو ہی ان قریش کو پکڑ۔ اے میرے اللہ میں قریش کا معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ اب قریش نے حد کر دی ہے ان سے تو ہی انتقام لے یعنی ابو جہل بن ہشام سے عتبہ۔ شبیہ۔ ولید۔ ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے تو ہی بدلہ لے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب الدعاء علی المشرکین)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سب کو بدر کے میدان میں دشمنوں کی لاشوں میں انہیں قتل کئے ہوئے اس حال میں پایا کہ سورج کی تپش نے ان کی لاشوں کا حلیہ بگاڑ رکھا تھا۔ اور وہ دن شدید گرمی کا تھا۔

چنانچہ ان سب لاشوں کو ایک گڑھے میں دفنا دیا گیا۔

(بخاری۔ کتاب المغازی باب دعا النبی علی کفار قریش)

فانی فی اللہ کی دعائیں

○ پس اس فانی فی اللہ کی وہ دعائیں ہی تھیں جنہوں نے انقلاب برپا کر دیا۔ وہ غار حراء اور طائف کے رستوں سے اٹھنے والی التجائیں ہی تھیں جنہوں نے شرک اور کفر کا زور توڑ دیا۔ وہ مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں کی جانے والی مناجات ہی تھیں جو دلوں کی کدورتوں کو محبت اور پیار میں بدلتی گئیں۔ وہ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے سائے تلے کی جانے والی آہ و بکا تھی جو خشک دلوں پر رحمت باراں بن کر برسی۔ وہ بند کمروں میں اور ویرانوں میں کی جانے والی فریادیں ہی تھیں جو نور بن کر ہر قسم کی تاریکیوں کو زائل کرتی چلی گئیں۔ وہ بدر، احد اور حنین کے مقام پر کی جانے والی گریہ وزاری تھی جس نے دشمن کے تکبر اور غرور کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور نعرہ ہائے تکبیر فضاؤں میں گونجنے لگے وہ صبح' دوپہر' شام اور اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جو مظلوم' بے بس' اور درندگی کا نشانہ بننے والی مخلوق خدا کے لئے مرہم کا کام کرتی تھیں جس سے ان میں حوصلہ' ہمت' طاقت اور صبر پیدا ہوتا تھا۔ اور وہ ان دعاؤں کے قلعوں میں آکر دشمن کا منہ توڑ جواب دیتے تھے اور فتوحات کے پرچم لہراتے تھے۔ پس یہ محسن اعظم اور رحمۃ للعالمین کی پرسوز دعاؤں ہی کا کمال تھا جس نے انسانیت کی کایا پلٹ دی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجمہ قدسیہ

تحریک وقفِ نو اور ہماری ذمہ داریاں

"تحریک وقف نو" بچہ ہے "تحریک جدید" کا جو 1934ء میں حضرت مصلح موعود نے جماعت کے سامنے اس وقت رکھی تھی جب چاروں طرف سے احراری جماعت کو مٹانے کا عزم لے کر اٹھے تھے۔

"تحریک وقف نو" قلعہ ہے ان بچوں کے مستقبل کا جنہوں نے بڑے ہو کر احمدیت کی خدمت کرنی ہے۔

"تحریک وقف نو" اظہار ہے اس عہد کا۔ جو جماعت احمدیہ کے افراد نے خدا کے حضور کیا ہے کہ ہماری جان ہمارے اموال' ہماری اولاد' ہمارے اوقات سب کچھ خدا کے لئے ہیں اور

"تحریک وقف نو" عمدہ مثال ہے اس اطاعت کی جس کا نمونہ 3۔ اپریل 1987ء سے لے کر آج تک احمدی والدین اپنے امام کے لئے دکھا رہے ہیں کہ

اے خلیفۃ المسیح ہماری اپنی جان کیا ہماری اولادیں بھی آپ پر قربان' کہ اب ان کی لگام آپ کے ہاتھ میں ہے۔ جہاں چاہیں' جس طرح چاہیں اور جب چاہیں ان کو احمدیت کی ترقی کے لئے قربان کرتے چلے جائیں۔ ہم ان کی تربیت اس رنگ میں کرنے کی خدا سے دعا کرتے ہیں کہ یہ بلوغت کے زمانہ میں وہ نمونہ دکھائیں جو ایک مقدس بیٹے نے اپنے مقدس باپ کو یہ کہہ کر دکھایا کہ اے میرے باپ وہی کر جو تجھے تیرے خدا کی طرف سے حکم ملتا ہے مجھے انشاء اللہ تو اطاعت کرنے والوں اور صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

اسی اطاعت کا اظہار جماعت نے اس رنگ میں کیا کہ پانچ ہزار کے مطالبہ کے مقابلہ میں جماعت اب تک ساڑھے سولہ ہزار بچے اپنے امام کی خدمت میں پیش کر چکی ہے۔

جو لائحہ عمل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک وقف نو کے وقت جماعت کے سامنے رکھا۔ اس میں تقریباً ایک سو ارشادات آپ نے فرمائے کہ ان طریقوں پر ان بچوں کی تربیت کریں۔ ان میں سے خصوصی طور پر خدا تعالیٰ سے محبت نماز سے محبت' خلافت سے محبت' قرآنی تعلیمات سے محبت اور دین کی غیرت کے بارہ میں نمایاں ہیں۔ دین کی غیرت کے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"ان کو سمجھائیں کہ اصل محبت تو خدا اور اس کے دین سے ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ جس سے خدائی کو نقصان پہنچتا ہو۔ آپ کو اگر کسی کی ذات سے تکلیف پہنچی ہے یا نقصان پہنچا ہے تو اس کا ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ کو حق ہے کہ اپنے ماحول' اپنے دوستوں' اپنے بچوں اور اپنی اولاد کے ایمانوں کو بھی آپ زخمی کرنا شروع کر دیں۔ اپنا زخم حوصلے کے ساتھ اپنے تک رکھیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

اطاعت نظام

پھر نظام جماعت کی اطاعت کے بارہ میں ہدایت دی کہ

"سچا وفادار وہ ہوا کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی جماعت پر نظر رکھے اور اس کی صحت پر نظر رکھے۔ پس جو خدا کی خاطر جماعت سے محبت رکھتا ہے کیسے ممکن ہے کہ وہ جماعت کو ٹکڑے ہونے دے اور ایسی باتیں برداشت کر جائے جس کے نتیجہ میں کسی کو گزند پہنچتا ہو۔ پس واقفین میں اس تربیت کی غیر معمولی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 10 فروری 1989ء)

تلاوت قرآن

تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں فرمایا۔

"ایسے گھروں میں جہاں واقفین زندگی ہیں۔ وہاں تلاوت کے اس پہلو پر بہت زور دینا چاہئے خواہ تھوڑا پڑھا جائے لیکن ترجمہ کے ساتھ مطالب کے بیان کے ساتھ پڑھایا جائے بچے کو یہ عادت ڈالی جائے کہ جو کچھ بھی وہ تلاوت کرتا ہے وہ سمجھ کر کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

پھر آپ نے واقفین نو بچوں کو غصہ کو ضبط کرنے' ہر بات کا سوچ سمجھ کر جواب دینے' جماعتی عہدیداروں کے احترام کرنے' عزم و ہمت اور سخت جانی کی عادت ڈالنے کے بارہ میں ہدایات دیں فرمایا۔

"واقفین نو بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا' نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا' اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا' ناصرات سے وابستہ کرنا۔ خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ انصار اللہ کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی خدام کی حد تک اگر تربیت کی نالی لمبی ہو جائے تو خدا کے فضل سے پھر موت تک وہ انسان سیدھا ہی چلے گا۔"

(خطبہ جمعہ 10 فروری 1989ء)

قناعت

آپ نے فرمایا... "قناعت کا واقفین سے گہرا تعلق ہے بچپن سے ہی ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔ عقل اور فہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں۔ غرض دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان بچوں کو پہنچانا بہت ضروری ہے۔"

وفا

آپ نے فرمایا..... "کہ وقف کے لئے وفا شرط لازم ہے۔ وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا وہ جب الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا لیتا ہے.... اس لئے بہت احتیاط سے ان کی تربیت کریں اور ان کو وفا کا سبق بار بار دیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

خوش مزاجی

فرمایا کہ واقفین نو بچوں میں تحمل اور بردباری اور خوش مزاجی کی عادت ڈالیں۔ بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔ ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رو واقفین ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی بات کو برداشت کرنا یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

(خطبہ جمعہ 10 فروری 1989ء)

واقفین نو بچوں میں حساب کتاب رکھنے کی عادت' بڑوں کے احترام اور چھوٹوں سے شفقت' ہر تکلیف اور آزمائش کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے' کم علم کو حقارت سے نہ دیکھنے اور بے ہودہ مذاق نہ کرنے کی آپ نے بہت تلقین فرمائی۔ فرمایا۔

"واقفین نو بچے غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں مالی لحاظ سے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلیں۔ مخالفانہ بات سننے کا حوصلہ اپنے اندر پیدا کریں۔

علم کے حصول کے بارہ میں نصیحت فرمائی کہ مرکزی رسائل اور اخبارات کا مطالعہ کریں۔ تدریسی کتب کے علاوہ علمی مطالعہ پر زور دیں۔ ناظرہ قرآن کے ساتھ ترجمہ اور مطالب بھی سیکھیں۔ اچھے قاری بنیں۔ جنرل نالج کے ساتھ اردو اور عربی زبان سیکھیں۔

والدین کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

"والدین خود اپنے کردار میں پاکیزگی پیدا کریں۔ اور واقفین بچوں پر والدین کی گہری نظر ہو۔ ان کی تربیت محبت سے کریں تاکہ آئندہ صدی کے عظیم لیڈر بن سکیں۔ والدین گھروں کا ماحول سچائی کے لحاظ سے صاف اور پاکیزہ رکھیں۔ نماز کی پابندی اور نماز کے لوازمات کی ان کو تعلیم دیں اور یاد رکھیں کہ واقفین نو کی صحیح تربیت سے غفلت خدا کا مجرم بنتا ہے۔ والدین دعائیں کریں کہ اے خدا ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے۔ اس لئے کہ (بلوغت) کی عمر تک پہنچنے پر وقف کے بارہ میں ان بچوں سے پوچھا جائے گا۔ یہ دعا کریں کہ خدا ان کو اپنے لئے خاص کرے اور یہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام ہوں۔

ان کو بہت ہی حسین اور دلکش انداز میں پالا پوسا جائے۔ ان کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی تمام حسرتیں پوری ہوں۔ اس لئے کہ یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کو دینا ہے۔ اور آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلہ میں اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔ یہ خدا کی مقدس امانت ہے جو آپ کے گھروں میں پل رہی ہے۔ یہ بہت ہی حسین اور پیاری نسل ہے جو خدا کی راہ میں قربانی کے لئے تیار ہو گی۔

پھر واقفات بچیوں کے بارہ میں فرمایا کہ

...وقف لڑکی لڑکوں سے بہتر اور عقد روائی ثابت ہوتی ہے۔ ان واقفات بچیوں کو گھر گرہستی کی تعلیم دیں۔ گھریلو اقتصادیات سکھائیں۔ واقفات کو سادہ زندگی' سخت زندگی اور مشقت والی زندگی سکھائیں۔

بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔ ان کو M.Ed/B.Ed یا میڈیکل کی تعلیم دلوائیں بچیوں کو ڈاکٹر بنایا جائے۔ علمی کام کے لئے بچیاں گھر میں بیٹھ کر تصانیف کریں۔ اور یاد رکھیں کہ غلبہ دین کی دو صدیوں کے سنگم پر واقفین نو کی پیدائش ہوئی ہے اور یہ تحریک حضرت مریم کی والدہ کی دعا کی حکمت کا فیض ہے جو میرے دل میں ڈالی گئی۔ اس لئے ان کو اخلاق حسنہ سکھائیں۔

گھروں میں کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو۔ لغو باتوں سے پرہیز کریں اور مذاق کے طور پر بھی جھوٹ نہ بولیں۔ گندے لطائف سے اپنے یا غیروں سے دل نہ بہلائیں اور علم کو علم کی حد تک اور اندازے کو اندازے کی حد تک بیان کریں۔

فرمایا ان بچوں کو ان ہتھیاروں سے مزین کریں جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ضروری ہیں۔ سطحی چالاکیاں اور شوخیاں ان کے کام نہ آئیں گی۔ ان کو سلیقہ مند بنائیں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان کو بار بار مرکز لے کر جائیں تاکہ مرکزیت کا خیال ان کے دل سے محو نہ ہو۔ ان کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کریں۔ ان کو دعا کرنے والے بچے بنائیں۔ اور ان کی تربیت میں خود بھی دعاؤں سے کام لیں۔ ان کے مقبول ہونے کے لئے پر سوز دعائیں کریں اور ان کو بتائیں کہ ہمیں جو کچھ ملتا ہے خدا سے ملتا ہے اور اسی سے ہی ہم نے مانگنا ہے۔

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

★......★......★......★

مرے مولا مری یہ اک دعا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شفیق صاحب

ایئر کنڈیشننگ (AIR CONDITIONING)

کے متعلق مفید معلومات

یہ کوئی بہت پرانے زمانہ کی بات نہیں ہے بلکہ اسی صدی کے شروع کی بات ہے کہ ایک امریکن انجینئر ڈاکٹر ولس ایچ کیریئر (1876-1950) (Dr Willis H. Carrier) نے 1902ء میں پہلی بار سائنسی اصولوں کے مطابق ایئر کنڈیشننگ سسٹم ڈیزائن کر کے ایک پیپر مل میں لگایا تھا۔ اس پلانٹ میں کوئی خود بخود درجہ حرارت کنٹرول کرنے والا آلہ یعنی تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ (Thermostat control switch) بھی نہیں لگایا گیا تھا کیونکہ یہ خودکار آلہ بہت بعد میں یعنی 1918ء میں معرض وجود میں آیا تھا۔ اس لئے درجہ حرارت کنٹرول کرنے کے لئے پلانٹ کو خود ہی ہاتھ سے کچھ کچھ وقفہ کے بعد چلانا اور بند کرنا پڑتا تھا۔ یہ وہی ڈاکٹر کیریئر (Dr.Carrier) ہیں کہ جن کے نام پر اب تک امریکہ میں ایئر کنڈیشنرز (Airconditioners) بنانے والی کیریئر (Carrier) نامی کمپنی قائم ہے۔ ان کی وفات آج سے 48 سال قبل یعنی 1950ء میں ہوئی تھی۔ انہیں بابائے ایئر کنڈیشننگ بھی کہا جاتا ہے۔

ایئر کنڈیشننگ

(AIR CONDITIONiNG)

ایک ایسا طریقہ کار ہے کہ جس سے ایک ہی وقت میں ہوا کا درجہ حرارت، ہوا میں نمی (Moisture) ہوا کی صفائی اور ہوا کی آمدورفت اور گردش کو ایئر کنڈیشنڈ (Airconditioned) کی جانے والی جگہ کی مطلوبہ ضروریات کے مطابق کنٹرول کرنے کو ایئر کنڈیشننگ کہتے ہیں۔ جو مشین یہ کام سرانجام دیتی ہے اسے ایئر کنڈیشنر کہتے ہیں۔ جیسا کہ ایئر کنڈیشننگ کی تعریف سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عمل میں درج ذیل امور کا بڑا اہم دخل ہے۔

(1) ہوا کے درجہ حرارت کا کنٹرول (Temperature Control)

(2) ہوا میں نمی کا کنٹرول (Humidity Control)

(3) ہوا کی صفائی (Air Filtering and purification)

(4) ہوا کی آمدورفت اور گردش (Air Movement and Circulation)

ہوا کے درجہ کا کنٹرول

مکمل ایئر کنڈیشننگ سسٹم میں گرمیوں میں ہوا کو ایئر کنڈیشنر کولنگ سسٹم (Cooling System) سے ٹھنڈا کر کے اور سردیوں میں ہیٹنگ سسٹم (Heating System) سے گرم کر کے اور درجہ حرارت کو تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ سے کنٹرول کر کے ایئر کنڈیشنڈ (Airconditioned) جگہ کی ضرورت کے مطابق سپلائی کیا جاتا ہے۔

ہوا میں نمی کا کنٹرول

اگر ہوا میں نمی کی مقدار ایک حد سے زیادہ ہو جائے تو پسینہ خشک نہیں ہوتا اور انسان حبس محسوس کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ تبخیر (Evaporation) کا عمل کم ہو جاتا ہے اور جب ہوا میں نمی کی مقدار کم ہوتی ہے تو عمل تبخیر سے پسینہ خشک ہو جاتا ہے تو وہ جسم سے حرارت جذب کر کے خشک ہوتا ہے۔ اس طرح انسان ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔ مگر تبخیر کا عمل ہوا میں نمی کی مقدار پر منحصر ہوتا ہے۔ تبخیر کا عمل ہوا میں موجود نمی کی مقدار کے بالعکس متناسب (Inversely Proportional) ہوتا ہے۔ یعنی ہوا میں نمی کی مقدار اگر کم ہوگی تو عمل تبخیر زیادہ ہوگا اور اگر ہوا میں نمی کی مقدار زیادہ ہوگی تو اس نسبت سے عمل تبخیر بھی کم ہوگا۔ اور اگر ہوا مکمل طور پر نمی سے سیر (Saturate) ہو چکی ہوگی تو عمل تبخیر بالکل نہیں ہوگا۔ اگر ہوا میں نمی کی مقدار ایک خاص حد سے کم ہو جائے تو اس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں اور ہونٹ خشک ہو جائیں گے اور بعض اوقات ہونٹوں کے پھٹنے کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ ہوا میں موجود نمی کو ہومیڈیٹی (Humidity) کہا جاتا ہے۔ ہوا میں نمی کی مقدار کو فیصد میں ظاہر کیا جاتا ہے جسے ریلیٹو ہومیڈیٹی (Relative Humidity) کہا جاتا ہے۔ اور اسے مختصر الفاظ میں RH لکھا جاتا ہے۔ پاکستان T.V پر خبرنامہ کے موسم کی خبروں میں مختلف شہروں کے درجہ حرارت کے علاوہ ریلیٹو ہومیڈیٹی (RH) بھی فیصد میں TV سکرین پر صرف دکھائی جاتی ہے مگر پڑھی نہیں جاتی۔ ہو سکتا ہے بعض حضرات اسے بے فائدہ خیال کرتے ہوں مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اس سے حبس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر RH سو فیصد ہو جائے تو تبخیر کا عمل بالکل ختم ہو جاتا ہے اور حبس اپنے عروج پر پہنچ جاتا ہے۔

جب کمرہ کی نمی والی ہوا کو ایئر کنڈیشنر کے ٹھنڈے حصے یعنی ایویپوریٹر (Evaporator) میں سے گزارا جاتا ہے تو ایویپوریٹر کا درجہ حرارت ڈیو پوائنٹ (Dew Point) پر ہونے کی وجہ سے ہوا میں موجود نمی قطروں کی شکل میں تبدیل ہو کر وہیں رہ جاتی ہے۔ اس طرح ہوا میں موجود نمی کی مقدار اور درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے اور ہوا مکمل طور پر آرام دہ بن کر کمرہ میں سپلائی ہوتی رہتی ہے۔

ہوا کی صفائی

گرمیوں اور سردیوں میں ہوا کی صفائی کا ایک ہی طریقہ ہے۔ عام طور پر ہوا میں موجود گردوغبار کو صاف کرنے کے لئے فوم فلٹر (Foam Filter) اور بدبو وغیرہ کو دور کرنے کے لئے کاربن فلٹر (Carbon Filter) اور جراثیم وغیرہ کو ختم کرنے کے لئے الیکٹروسٹیٹک (الیکٹرانک) فلٹر (Electrostatic (Electronic) Filter) استعمال کئے جاتے ہیں۔ فلٹر ہمیشہ ایویپوریٹر (Evaporator) میں داخل ہونے والی ہوا کے راستہ میں لگائے جاتے ہیں۔

ہوا کی آمدورفت اور گردش

ایئر کنڈیشنڈ (Airconditioned) جگہ کے تمام حصوں میں درجہ حرارت یکساں رکھنے کے لئے ہوا کی آمدورفت کو مسلسل گردش میں رکھا جاتا ہے۔

ونڈو ٹائپ ایئر کنڈیشنر کے کام کرنے کا طریقہ

ونڈو ٹائپ ایئر کنڈیشنر کو ایک خاص ترتیب سے چلانے کے لئے سلیکٹر سوئچ (Selector switch) استعمال کیا جاتا ہے۔ جب سلیکٹر سوئچ کو آف (Off) حالت سے لوفین (Lo-Fan) پر کیا جاتا ہے تو فین موٹر آہستہ رفتار پر چلنی شروع ہو جاتی ہے اور ہائی فین (Hi-Fan) پر فین موٹر کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ اس دوران کمپریسر بند رہتا ہے۔ مگر جیسے ہی سلیکٹر سوئچ کو لوکول (Lo-Cool) پر کیا جاتا ہے تو کمپریسر چلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور فین موٹر آہستہ رفتار پر (لوکول پر فین موٹر آہستی چلتی ہے) چلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور ایویپوریٹر (Evaporator) ٹھنڈا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور کنڈنسر سے گرم ہوا باہر نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور فین موٹر، سینٹری فیوگل فین (Centrifugal Fan) کے ذریعہ کمرہ کی گرم ہوا کھینچ کر فوم فلٹر (اگر کمرہ کی ہوا میں گردوغبار ہوگا تو فوم فلٹر (Foamfilter) اسے روک لے گا اور صاف ستھری ہوا ہی ٹھنڈی ہونے کے لئے ایویپوریٹر میں جائے گی) اور ٹھنڈے ایویپوریٹر میں سے گزار کر بار بار کمرہ میں داخل کرتا رہتا ہے۔ ایویپوریٹر کا درجہ حرارت ڈیو پوائنٹ (Dew Point) پر ہونے کی وجہ سے ہوا میں موجود نمی کنڈنس (Condense) ہو کر ایویپوریٹر کے نیچے لوہے کی ٹرے یا چیزز (Chassis) میں گر جاتی ہے اور کمرہ کو صاف ستھری اور آرام دہ ہوا سپلائی ہوتی رہتی ہے۔ اور جب تک کمپریسر چلتا رہتا ہے یہ عمل جاری رہتا ہے۔

جب سلیکٹر سوئچ کو ہائی کول (Hi-Cool) پر کیا جاتا ہے تو صرف فین موٹر کی رفتار تیز ہو جاتی ہے مگر کمپریسر کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ کمپریسر موٹر سنگل سپیڈ موٹر (Single Speed Motor) ہوتی ہے۔ اس موٹر کی رفتار تبدیل نہیں کی جا سکتی۔ شاید بعض حضرات یہ خیال کرتے ہوں کہ ہائی کول پر کمپریسر تیز چلتا ہوگا اور ٹھنڈک میں اضافہ ہو جاتا ہوگا۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ سلیکٹر سوئچ کو لوکول یا ہائی کول پر کرنے سے صرف فین موٹر کی رفتار میں تبدیلی آتی ہے۔ کمپریسر متواتر اپنی ایک ہی رفتار پر چلتا رہتا ہے۔ فین موٹر پر جو پنکھا ایکسل فین (Axil-Fan) کنڈنسر کی طرف کمرہ سے باہر لگا ہوتا ہے۔ وہ گرم کنڈنسر کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ایئر کنڈیشنر کے اطراف سے کھلی فضا سے ہوا کھینچ کر گرم کنڈنسر سے گزار کر باہر پھینکتا رہتا ہے۔ اور اس طرح گرم کنڈنسر کی حرارت مسلسل باہر کھلی فضا میں خارج ہوتی رہتی ہے۔

جب کمرہ کا درجہ حرارت مطلوبہ درجہ حرارت تک پہنچ جاتا ہے تو تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ (Thermostat Contro Switch) خود بخود کمپریسر کو بند کر دیتا ہے۔ مگر کمپریسر بند ہونے کے باوجود فین موٹر چلتی رہتی ہے۔ جب کچھ وقفہ کے بعد کمرہ کا درجہ حرارت دوبارہ ایک خاص حد تک بڑھ جاتا ہے تو تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ خود بخود کمپریسر کو چلا دیتا ہے اس طرح تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ سے کمپریسر کے چلنے اور بند ہونے کو ایئر کنڈیشنر کا آٹومیٹک (Automatic) ہونا کہتے ہیں۔

ایویپوریٹر اور کنڈنسر کی شکل اور بناوٹ ایک جیسی ہوتی ہے۔ صرف استعمال اور کام میں فرق ہوتا ہے۔ کنڈنسر کا رقبہ ایویپوریٹر کے رقبہ (Area) سے زیادہ ہوتا ہے۔ دونوں ہی تانبے کی نالیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان کی نالیوں پر الومینیم (Aluminium) کی پتلی پتلی پتریاں۔ سطح کا رقبہ بڑھانے کے لئے لگا دی جاتی ہیں تاکہ ایویپوریٹر کمرہ کی ہوا سے زیادہ سے زیادہ حرارت جذب کر سکے اور کنڈنسر زیادہ سے زیادہ حرارت خارج کر سکے۔

کمپریسر

کمپریسر بالکل ریفریجریٹر (Refrigerator) کے کمپریسر کی طرح کا ہوتا ہے اور یہ کام بھی ویسے ہی کرتا ہے۔ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایئر کنڈیشنر کا کمپریسر سائز (Size) میں بڑا ہوتا ہے۔ یہ ایک قسم کا دباؤ پیدا کرنے والا پمپ (Pump) ہوتا ہے۔ اسے ریفریجریشن سائیکل (Refrigeration Cycle) کا دل بھی کہتے ہیں (انسان کے جسم میں بھی دل بطور پمپ کے کام کرتا ہے) جب تک کمپریسر چلتا رہتا ہے ایوپوریٹر ٹھنڈا رہتا ہے اور اپنے اندر سے گزرنے والی کمرہ کی گرم ہوا سے حرارت جذب کرتا رہتا ہے اور کنڈنسر اس حرارت کو باہر کھلی فضا میں خارج کرتا رہتا ہے۔ ایوپوریٹر جتنی حرارت جذب کرتا ہے کنڈنسر اتنی ہی حرارت خارج کرتا ہے۔ اگر ایوپوریٹر حرارت جذب نہ کرے تو کنڈنسر بھی حرارت خارج نہیں کرے گا۔ کمپریسر کے بند ہونے کے عمل کے ساتھ ہی انتقال حرارت کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور ایوپوریٹر اور کنڈنسر دونوں کا درجہ حرارت یکساں ہو جاتا ہے۔ بالکل ویسے ہی جیسے کہ جب انسان کے جسم میں دل کام کرنا بند کر دیتا ہے تو انسانی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور انسان کے جسم کا درجہ حرارت اس کے اردگرد کے درجہ حرارت (Ambient Temperature) کے برابر ہو جاتا ہے۔

ریفریجرنٹ

ایوپوریٹر میں سے حرارت جذب کرنے اور کنڈنسر سے خارج کرنے کے لئے جو کیمیائی مادہ استعمال کیا جاتا ہے اسے ریفریجرنٹ (Refrigerant) کہتے ہیں۔ مگر ریفریجرنٹ کو عام طور پر گیس ہی کہا جاتا ہے جو کہ ایک غلط نام (Misnomer) ہے۔ یہ ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز (Refrigerators) میں بطور ہیٹ کیریئر (Heat Carrier) کے کام کرتا ہے۔ ایئر کنڈیشنرز میں R-22 گیس چارج کی جاتی ہے۔ R کا مطلب ریفریجرنٹ ہے۔

ایئر کنڈیشنر کی کپیسٹی

(Capacity)

تمام ایئر کنڈیشنرز کی کپیسٹی (Capacity) یا کام کرنے کی استعداد یا صلاحیت ٹنز (Tons) میں ظاہر کی جاتی ہے۔ بعض حضرات شاید یہ خیال کرتے ہوں گے کہ ایئر کنڈیشنرز کی کپیسٹی کا وزن کی بڑی اکائی "ٹن" کے ساتھ کیا تعلق۔ بظاہر تو یہ خیال درست ہے۔ مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ایک ٹن (ایک امریکن ٹن دو ہزار پونڈ کے برابر ہوتا ہے) 32°F (0°C) درجہ حرارت کی برف 24 گھنٹے میں پگھل کر جتنی حرارت جذب کرتی ہے اسے ایک ٹن آف ریفریجریشن (Ton of Refrigeration) کہتے ہیں۔
اب آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جی ہمارا ایئر کنڈیشنر تو ایک ٹن کپیسٹی کا ہے مگر اس کی نیم پلیٹ (Name Plate) پر کپیسٹی 12000BTU/HOUR یعنی 12000 بی ٹی یو فی گھنٹہ لکھی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ فزکس (Physics) کے مضمون کے ساتھ واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ بی ٹی یو (B.T.U) یعنی برٹش تھرمل یونٹ (British Thermal Unit) حرارت کی اکائی کو کہتے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ ایک پونڈ پانی کا 1F تک درجہ بڑھانے کے لئے جتنی حرارت کی مقدار درکار ہوتی ہے اسے ایک BTU کہتے ہیں۔ اب آگے چلتے ہیں۔ جب 32°F (0°C) درجہ حرارت کی ایک پونڈ برف پگھل کر 32°F (0°C) درجہ حرارت کے ایک پونڈ پانی میں تبدیل ہوتی ہے تو یہ 144BTU حرارت جذب کرتی ہے۔ اب 32F (0C) درجہ حرارت کی ایک ٹن یعنی دو ہزار (2000) پونڈ برف 24 گھنٹے میں پگھل کر کتنی حرارت جذب کرے گی۔ جواب ہے۔

144BTU X 2000 پونڈ

288000BTU فی 24 گھنٹہ تو اگر کوئی ائرکنڈیشنر کسی کمرہ سے 24 گھنٹے میں 288000BTU حرارت جذب کر کے کمرہ سے باہر پھینکتا ہے تو یہ ایک ٹن کپیسٹی کا ایئر کنڈیشنر کہلائے گا۔ مگر یہی ایئر کنڈیشنر ایک گھنٹے میں کتنی حرارت جذب کر کے خارج کرے گا۔ تو جواب ہوگا 288000BTU ÷ 24 گھنٹے

12000BTU/HOUR (یعنی بارہ ہزار بی ٹی یو فی گھنٹہ) اس لئے ثابت ہوا کہ 12 ہزار BTU فی گھنٹہ حرارت جذب کر کے خارج کرنے والا ایئر کنڈیشنر ایک ٹن کپیسٹی کا ہوتا ہے۔

ایئر کنڈیشنر کا آٹومیٹک ہونا (Automatic)

ایئر کنڈیشنر کے آٹومیٹک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب کمرہ کا درجہ حرارت تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ کی سیٹنگ (Setting) کے مطابق ہو جاتا ہے تو یہ کمپریسر کو خود بخود بند کر دیتا ہے۔ جب کچھ وقفہ کے بعد کمرہ کا درجہ حرارت ایک خاص حد سے بڑھ جاتا ہے تو یہ کمپریسر کو دوبارہ خود بخود چلا دیتا ہے۔ اس طرح تھرموسٹیٹ کنٹرول سوئچ کے ذریعہ کمپریسر کے خود بخود چلنے اور بند ہونے کو ایئر کنڈیشنر کا آٹومیٹک ہونا کہتے ہیں۔ اگر ایئر کنڈیشنر آٹومیٹک ہو رہا ہو تو اس کا عام طور پر یہ مطلب ہوتا ہے کہ ایئر کنڈیشنر کمرہ کے ہیٹ لوڈ (Heat Load) کے مطابق درست کپیسٹی کا لگا ہوا ہے۔ اگر ایئر کنڈیشنر کم کپیسٹی کا ہوگا تو بہت دیر کے بعد یا بالکل آٹومیٹک نہیں ہوگا اور لگاتار چلتا ہی رہے گا۔ اگر زیادہ کپیسٹی کا ہوگا تو بلاوجہ بجلی کا بل زیادہ آئے گا۔ یہ تو ایسی ہی مثال ہے کہ ایک واٹر پمپ کے لئے 1/2 ہارس پاور (H.P) کی موٹر درکار تھی اس پر ایک ہارس پاور کی موٹر لگا دی۔ واٹر پمپ کام تو کرے گا۔ ایک تو زیادہ ہارس پاور کی موٹر خریدنے پر زیادہ رقم خرچ کی اور دوسرے بجلی کے بل میں ڈبل کا اضافہ کر لیا۔ اسے دانشمندی تو نہیں کہا جا سکتا۔ فرض کریں ایک ٹن کپیسٹی یعنی 12 ہزار BTU فی گھنٹہ کا ایئر کنڈیشنر کسی کمرہ میں لگا ہوا ہے اور کمرے کا ہیٹ لوڈ (Heat Load) کا حساب لگاتے وقت کمرہ میں رہائش کے لئے چار افراد کی گنجائش رکھی گئی تھی اور ایئر کنڈیشنر بالکل ٹھیک کام کر رہا تھا۔ اب اگر اسی کمرہ میں چار افراد کی بجائے تیس افراد کو بٹھا دیا جائے تو ایئر کنڈیشنر کی کولنگ صفر ہو جائے گی۔ اس کی وجہ یہ ہو گی۔ کہ آرام سے بیٹھا ہوا ایک انسان چار سو BTU حرارت فی گھنٹہ خارج کر رہا ہوتا ہے۔ تو تیس افراد سے 12000BTU فی گھنٹہ حرارت خارج ہو رہی ہو گی اور ایئر کنڈیشنر کی کولنگ کپیسٹی (Cooling Capacity) بھی 12000BTU فی گھنٹہ ہے۔ تو اس طرح ایئر کنڈیشنر کے کام کرنے یا ٹھنڈک پیدا کرنے کی صلاحیت بالکل ختم ہو جائے گی۔ ایئر کنڈیشنر آپ کو ٹھنڈی ہوا کی بجائے گرم ہوا دے گا۔ اور آپ کو گرم ہوا کے بدلے بجلی کا بھاری بل بھی ادا کرنا پڑے گا اس لئے ایئر کنڈیشنر سے اچھی کارکردگی حاصل کرنے کے لئے اس کو اس کی کپیسٹی کے مطابق ہی استعمال کرنا چاہئے۔ اگر کمرہ کے ہیٹ لوڈ کے مطابق درست کپیسٹی کا ایئر کنڈیشنر لگا ہوا ہو اور ایئر کنڈیشنر 24 گھنٹے چلایا جا رہا ہو تو یہ آٹومیٹک کام کرنے کی صورت میں صرف 16 گھنٹے چلے گا اور 8 گھنٹے بند رہے گا۔ ایئر کنڈیشنر کے آٹومیٹک چلنے سے بجلی کا بل کم آتا ہے۔

کس قسم کے کمرہ میں ایئر کنڈیشنر لگانا چاہئے

اگر ممکن ہو تو کوشش کرنی چاہئے کہ کمرہ کی لمبائی، چوڑائی، اونچائی، چھت کی قسم (کچی یا R.C.C.) اور دیواروں کی موٹائی اور اس کا میٹریل (Material) وغیرہ کے علاوہ دیگر ہیٹ لوڈ کو مدنظر رکھتے ہوئے کمرہ کا ٹوٹل ہیٹ لوڈ حسابی طریقوں سے معلوم کرنا، ایئر کنڈیشنر کی کپیسٹی معلوم کرنے کا درست طریقہ ہے۔ جو کہ ایک محنت طلب کام ہے۔ اکثر حضرات "تک بازی" سے ایئر کنڈیشنر کی کپیسٹی بتا دیتے ہیں جو کہ بالکل نادرست ہے۔ ایئر کنڈیشنر درست کپیسٹی کا ہی لگانا چاہئے اگر ایک ٹن کی جگہ ڈیڑھ ٹن کا لگا دیا جائے تو ٹھنڈک تو خوب ہو گی مگر بلاوجہ بجلی کا بل بھی خوب آئے گا۔

ڈیڑھ ٹن کی جگہ ایک ٹن کا ایئر کنڈیشنر لگا دیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ کمرہ ٹھنڈا نہیں ہو گا اور نہ ہی آٹومیٹک ہو گا اور بجلی کا بل بھی زیادہ آئے گا۔ اگر ممکن ہو سکے تو ایئر کنڈیشنر لگانے کے لئے کسی ایسے کمرہ کا انتخاب کریں کہ جس کے اردگرد برآمدہ ہو یا گھنے قسم کے درخت ہوں تاکہ کمرہ کی دیواروں پر دھوپ نہ پڑے۔ اگر کمرہ کے اوپر کوئی کمرہ بنا ہوا ہو تو بہت ہی بہتر ہو گا۔ کیونکہ چھت کے ذریعہ کمرہ میں سورج کی حرارت سب سے زیادہ کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ چھت پر دھوپ دیواروں کی نسبت زیادہ دیر تک رہتی ہے۔ کمرہ میں کھڑکیاں کم سے کم ہوں کیونکہ کھڑکیوں کے سنگل شیشوں سے نو انچ موٹی اینٹ کی دیوار کی نسبت چار گنا زیادہ حرارت باہر سے کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔ ویسے آجکل ایسے سپیشل شیشے کھڑکیوں کے لئے بن چکے ہیں کہ جن سے بہت کم حرارت کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔ اگر سنگل شیشے والی کھڑکیوں کے باہر کی طرف گلاس وول (Glass Wool) یا تھرموپول (Thermopole) لگوا لی جائے تو بہت معمولی سی حرارت کمرہ میں داخل ہو گی۔ چار انچ موٹی Rcc چھت نے اینٹوں کی نو انچ موٹی دیوار کی نسبت دگنی حرارت کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔ اس لئے اگر چھت کے اوپر اور پلستر شدہ دیواروں پر باہر کی طرف سے سفیدی کروا لی جائے تو کافی حد تک باہر سے کمرہ میں داخل ہونے والی حرارت کو روکا جا سکتا ہے۔ اس طرح کمرہ کے ٹوٹل ہیٹ لوڈ میں کمی سے ایئر کنڈیشنر اچھا کام کرے گا اور ہیٹ لوڈ کم کرنے سے بجلی کا بل (Bill) بھی کم آئے گا۔ کنڈنسر پر کسی بھی صورت میں دھوپ نہیں پڑنی چاہئے۔ اس سے کنڈنسر ٹھنڈا نہیں ہو گا اور ہیڈ پریشر (Head Pressure) بڑھے گا۔ جس سے کمپریسر موٹر زیادہ کرنٹ (Current) حاصل کرے گی۔ بجلی کے بل میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کمرہ بھی کم ٹھنڈا ہو گا۔

احتیاطیں

(PRECAUTIONS)

درج ذیل احتیاطوں کو مدنظر رکھنے سے ایئر کنڈیشنر سے اچھی کارکردگی حاصل کی جا سکتی ہے۔

(1) ایئر کنڈیشنر کو قوانین بجلی کے مطابق ارتھ (Earth) لازمی کروانا چاہئے تاکہ برقی صدمہ سے محفوظ رہا جا سکے۔

(2) ایئر کنڈیشنر کو اس کی نیم پلیٹ (Name Plate) پر درج برقی دباؤ (Voltage) اور فریکونسی (Frequency) کے مطابق سپلائی سے جوڑنا چاہئے۔ اور تاروں کا سائز (Size) بھی مشین کی کرنٹ کے مطابق ہونا چاہئے۔ اگر تاریں اصل سائز سے کچھ موٹی ہوں تو بہتر ہو گا۔ پتلی تاروں میں وولٹیج ڈراپ (Voltage Drop) (وہ برقی دباؤ جو تاروں کی مزاحمت کی وجہ سے ان میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اسے وولٹیج ڈراپ کہتے ہیں۔ جتنی تار زیادہ موٹی ہو گی اتنی ہی اس کی مزاحمت کم ہو گی اور اس میں کم وولٹیج ڈراپ ہوں گے۔ اس کے برعکس پتلی تار کی مزاحمت زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس میں وولٹیج ڈراپ بھی زیادہ ہوں گے) برقی دباؤ میں کمی بیشی دس فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ اگر یہ صورت حال ہو تو وولٹیج سٹیبلائزر (Voltage Stabilizer) لوڈ کے مطابق لگوائیں۔ اور کسی اچھی کمپنی کا نیم پلیٹ پر درج کرنٹ (Current) کے مطابق سرکٹ بریکر (Circuit Breaker) بھی ایئر کنڈیشنر کی کمپریسر موٹر کی حفاظت کے لئے ضرور لگوائیں۔ ایئر کنڈیشنر کے سرکٹ میں کوئی ڈھیلا جوڑ نہیں ہونا چاہئے۔ ایئر کنڈیشنر کو سپلائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سے جوڑنے کے لئے پلگ ساکٹ (Plug Socket) کی بجائے چائنا (China) کا بنا ہوا مین سوئچ (Main Switch) استعمال کرنا چاہئے۔

(3) ایئر کنڈیشنر کے کنڈنسر پر دھوپ نہیں پڑنی چاہئے۔

(4) ایئر کنڈیشنر کو استعمال کرنے سے قبل اس کی سروسنگ (Servicing) کروانی چاہئے۔

(5) ایویپوریٹر اور کنڈنسر کی فنز (Fins) اگر ٹیڑھی ہوں تو سیدھی کروالینی چاہئے اور انہیں صاف ستھرا رکھنا چاہئے۔

(6) فوم فلٹر کو چیک کرتے رہنا چاہئے۔ جب گرد و غبار سے گندہ ہو جائے تو پانی سے دھو کر لگانا چاہئے۔

(7) ایئر کنڈیشنڈ کمرہ میں تمباکو نوشی کسی بھی صورت میں نہیں کرنی چاہئے۔

(8) اگر کبھی ایئر کنڈیشنر میں سے کوئی خلاف معمول آواز آئے تو اسے بند کر کے وجہ معلوم کروانی چاہئے۔

(9) ایئر کنڈیشنر کی کپیسٹی (Capacity) کمرہ کے ہیٹ لوڈ کے مطابق ہونی چاہئے۔

(10) جب بجلی کی سپلائی بند ہو جائے تو ایئر کنڈیشنر کو فوراً بند کر دینا چاہئے اگر بجلی کی سپلائی دوبارہ جلدی بحال ہو جائے تو بھی ایئر کنڈیشنر کو 4/3 منٹ کے وقفہ کے بعد چلانا چاہئے۔

(11) کنڈنسر کی تینوں اطراف کھلی فضا میں ہونی چاہئے۔ خاص کر اگر کنڈنسر کے پیچھے کوئی دیوار یا کوئی اور رکاوٹ ہو تو وہ کم از 10/8 فٹ دور ہونی چاہئے۔

(12) ایئر کنڈیشنڈ کمرہ میں بجلی کے حرارت پیدا کرنے والے آلات استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ اس لئے کہ ایک واٹ 3.4BTU حرارت خارج کرتا ہے۔ اگر ان باتوں کا خیال رکھا جائے تو ہیٹ لوڈ کم ہونے کی وجہ سے ایئر کنڈیشنر جلدی آٹومیٹک ہونا شروع ہو جائے گا۔ جس سے برقی توانائی کی بچت ہوگی۔ اور بجلی کا بل کم ادا کرنا پڑے گا۔

بقیہ صفحہ 2

کا خطرہ ہے) خدا تعالیٰ نے اس کو ایک دوائی دی ہوئی ہے جو پہلے وہ سوراخ کر کے انجیکٹ کرتا ہے جو دوائی اندر داخل کرتا ہے تو ارد گرد کا خون پتلا ہو جاتا ہے پھر وہ اس کو چوس لیتا ہے اور دوائی کی وجہ سے جلن ہوتی ہے تو دوائی بڑی زہریلی ہے۔ جب وہ اندر جاتی ہے تو ساری جلن دوائی کی ہوتی ہے۔

اب یہ دیکھو اللہ میاں کا نظام کتنا مکمل نظام ہے اور مچھر کے اڑنے کے طریقے اس کی آواز کا سگنل کا طریقہ وہ واپس آتی ہے ٹکرا کر۔ اس کو معین طور پر پتہ ہوتا ہے کہ مجھ سے کتنی دور ہے کوئی چیز وہ اندھیرے میں بھی سونگھ لیتا ہے کہ خون کی بو کس کی زیادہ ہے کس کی کم ہے۔ ایک چھوٹا سا بچہ لیٹا ہو گا ساتھ بڑا سا بچہ ہو تو چھوٹے کو کاٹے گا اس ... لڑے گا کیونکہ چھوٹے بچے کا خون جلد کے قریب ہوتا ہے تو اس کی خوشبو زیادہ آتی ہے مچھر کو۔ اور جس کی جلد موٹی ہو اس کی بو مچھر کو زیادہ نہیں آتی۔

اس لئے ماؤں کو چاہئے کہ چھوٹے بچوں کی خاص حفاظت کریں ورنہ بعض دفعہ ماؤں کو چھوڑ دیتے ہیں اور چھوٹے بچوں کو بے چاروں کو کاٹتے رہتے ہیں۔

مچھر مارنے کا بہترین وقت صبح کا ہے ساری رات کا خون چوسا ہوا دیواروں کے ساتھ دروازوں کے ساتھ لگا ہوتا ہے اتنا بھاری ہوا ہوتا ہے کہ اس سے اڑا نہیں جاتا اپنے سے دس گنا زیادہ وزن کا خون اس کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کی آمد فضل عمر ہسپتال

○ 23- اگست بروز اتوار۔

1- مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب سرجیکل سپیشلسٹ

2- مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد صاحب نیورو سرجن

3- مکرم ڈاکٹر جاوید منان صاحب ارتھوپیڈک سرجن

4- مکرم ڈاکٹر حامد محمود صاحب ڈینٹل سرجن

○ 30- اگست بروز اتوار

1- مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد

2- مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب سرجیکل سپیشلسٹ

3- مکرم ڈاکٹر حامد محمود صاحب ڈینٹل سرجن

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم کپتان (ر) ملک عبداللہ خان صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ برما اور سابق صدر باب الابواب ربوہ 14- اگست 98ء رات قریباً سوا دس بجے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ نے برما آرمی میں سروس کی جہاں سے بحیثیت کیپٹن (ریکارڈ آفیسر) ریٹائر ہوئے اور ربوہ (باب الابواب) میں مقیم ہوئے۔ جس جگہ بھی رہے۔ سلسلہ عالیہ کی خدمت کا موقع پاتے رہے۔

آپ اصلاً "دوالمیال ضلع چکوال (سابق جہلم) کے رہنے والے تھے آپ کے دادا جان ملک میراں بخش صاحب نے پیدل سفر کر کے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور رفیق حضرت مسیح موعود کا اعزاز پایا۔ آپ کے والد ملک ستار محمد صاحب نہایت مخلص اور دلیر احمدی تھے۔

کیپٹن عبداللہ خان مرحوم کی نماز جنازہ 15-8-98 کو بعد عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھائی اور ازاں بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم خدا کے فضل سے 1/8 کے موصی تھے۔

احباب سے ... درخواست ہے کہ مکرم کپتان ملک عبداللہ خان صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ محترم نذیر احمد صاحب ولد میاں محمد اسماعیل صاحب درویش قادیان مرحوم مورخہ 4-8-98 کو شام چھ بجے وفات پا گئے۔

مورخہ 5-8-98 کو صبح 10 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی۔ ایک بجے دوپہر تدفین عام قبرستان میں عمل میں آئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں موصوف کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد جمیل صاحب مرحوم ربوہ اہلیہ مکرم بشیر احمد سعید صاحب آف نواب شاہ سندھ کا مورخہ 17-8-98 کو فضل عمر ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم ماسٹر رانا نذیر احمد صاحب بدر امیر حلقہ سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد کے چھوٹے بھائی مکرم رانا محمد صدیق صاحب کا دائیں پاؤں کا گذشتہ دنوں CMH لاہور میں اپریشن ہوا تھا۔ مگر کامیاب نہ ہوا تو پھر دوبارہ کرایا گیا ہے۔ آج کل CHM لاہور میں داخل ہیں۔

○ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب بدر کی اہلیہ محترمہ ناصر بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چک نمبر 89/ج۔ب رتن کی بائیں ٹانگ گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی دو سال ہو گئے ہیں ابھی تک مکمل آرام نہیں آیا۔

○ مکرم ابراہیم صاحب صدر حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور کی بیٹی کو کافی دنوں سے بخار ہے۔

○ مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نواسہ کئی دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہے۔

○ محترم مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور ایک طویل عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد جو آج کل اپنی بیٹی کے پاس امریکہ گئے ہوئے ہیں کو وہاں شدید قسم کا Heart attack ہوا ہے۔ وہاں سے آمدہ اطلاع کے مطابق انجیوپلاسٹی کی گئی ہے۔ تاحال بیہوش ہیں اور حالت تشویش ناک ہے۔ احباب کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

منگل 18- اگست 1998ء

12-35	رات۔ چلڈرنز کارنر
1-10	رات۔ روحانی خزائن حصہ سوئم
2-00	رات۔ ہومیو پیتھی کلاس
3-10	رات۔ نارویجین زبان سیکھئے
3-35	رات۔ ایم ٹی اے ورائٹی
4-50	صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضور ایدہ اللہ سے ملاقات
5-20	صبح۔ لقاء مع العرب
6-25	صبح۔ ایم ٹی اے سپورٹس۔ فٹ بال فائنل ربوہ بمقابلہ راولپنڈی
7-10	صبح۔ اردو کلاس
8-15	صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے
8-45	صبح۔ ہومیو پیتھی کلاس
10-50	صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضور ایدہ اللہ سے ملاقات
11-20	دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 14-2-97 کا پشتو ترجمہ
12-25	دوپہر۔ دینی تعلیمات
1-00	دوپہر۔ لقاء مع العرب
2-05	دوپہر۔ اردو کلاس
3-15	دوپہر۔ طبی معاملات
4-35	سہ پہر۔ فرنچ زبان سیکھئے
7-05	رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس
8-15	لقاء مع العرب
10-30	اردو کلاس

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
نور کاجل آنکھوں کے میک اپ، صحت اور خوبصورتی کیلئے
بے نظیر کاجل۔ کافی عرصے سے نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی میں دستیاب ہے۔
تسلی کر کے خریدیئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
☎ : 211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 17۔اگست۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 سنٹی گریڈ
18۔اگست غروب آفتاب 6-51
19۔اگست طلوع آفتاب 5-34

عالمی خبریں

ایران نے پاکستان کو دھمکی دی ہے کہ افغانستان میں پاکستان کو ذلت اٹھانی پڑے گی۔ پاکستان افغانستان میں انتہائی خطرناک کھیل میں مصروف ہے۔ اگر طالبان پورے افغانستان پر قابض ہو گئے تو یہ پاکستان کے لئے رسوائی کا آغاز ثابت ہوگا۔ ہم اپنے سفارت کاروں کی رہائی کے لئے کسی اقدام سے گریز نہیں کریں گے۔

ایران نے افغان سرحد پر فوجی مشقوں کا اعلان کر دیا ہے۔ صدر خاتمی نے کہا ہے کہ ہم سفارت کاروں کو واپس لانا اور سرحدوں کا دفاع کرنا چاہتے ہیں۔

افغانستان کے حکمران طالبان نے ایران کو وارننگ دی ہے کہ ایران اپنی غلطی تسلیم کرکے اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے ورنہ سنگین نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ طالبان نے روس سے ماضی کی جنگ کا تاوان لینے کا اعلان کیا ہے۔اور کہا ہے کہ روس ہمارے دشمنوں کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ ماضی کی جنگ سے عبرت نہ پکڑی تو ایک بار پھر سبق سکھا دیں گے۔

ایران کے نائب سپیکر نے کہا ہے کہ افغانستان میں حکومت پاکستان کی حمایت اور مداخلت واضح ہے۔ پاکستان ایرانی شہریوں کی رہائی کے لئے کوشش کرے۔ افغانستان کی خراب صورت حال کا ذمہ دار امریکہ ہے۔

طالبان نے بدخشاں صوبے کے متعدد علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے اور فیض آباد کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ کوہ ساقی میں شدید جنگ جاری ہے۔ صوبہ پروان میں بھی طالبان نے اپنی پوزیشن مستحکم کر لی۔

سابق بھارتی وزیراعظم چندر شیکھر نے کہا ہے کہ پاکستان مذاکرات میں پہل کرے۔ بی جے پی کی حکومت نے دھماکہ کرکے ملک کے مسائل میں اضافہ کر دیا ہے۔

پاکستان نے مغوی ایرانیوں کا پتہ چلانے کے لئے اپنا سفیر قندھار بھیج دیا ہے۔ یہ اقدام پاک ایران تعلقات میں آنے والی سرد مہری کو روکنے میں مددگار ہوگا۔

جاپانی سفیر نے کہا ہے کہ ہم پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات کی میزبانی کے لئے تیار ہیں۔

سربوں نے کسووو کے اہم سرحدی شہر جونیک پر قبضہ کر لیا ہے۔

شمالی آئرلینڈ میں 29 برس کے بعد خطرناک بم دھماکہ میں 28۔ افراد ہلاک اور 220 زخمی ہو گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ کراچی میں ہڑتال کرانے والے محب وطن نہیں ہیں۔ ایم کیو ایم حق پرستی کی باتیں کرتی ہے مگر یوم آزادی پر افسوسناک کردار کا مظاہرہ کیا گیا۔ بچوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ قومی پرچم کی جگہ سیاہ جھنڈے لگائے گئے۔ الطاف حسین بغیر ثبوت کے الزامات لگا رہے ہیں۔ ایجنسیوں پر الزام لگانے والے بتائیں کہ رینجرز کی چوکیوں اور پولیس موبائلوں پر حملے کرنے والے کون ہیں۔ ایدھی ایمبولینسوں کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان مظالم کا حساب کون دے گا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے عوام دونوں گروپوں کی لڑائی سے بھی زیادہ بھتہ لینے والوں سے تنگ ہیں۔ امن و امان کا قیام صوبوں کی ذمہ داری ہے۔ وفاقی حکومت نے اس سلسلے میں بار بار پالیسی بنا کر دی ہے۔ صوبائی حکومت اس پر پوری طرح عمل کرکے دکھائے تو اچھے نتائج نکلیں گے۔

کراچی میں مسلح شرپسندوں نے قومی پرچم نذر آتش کر دیا۔ یہ پرچم عبداللہ سنٹر اور قیصر سنٹر کے درمیان لنک روڈ پر لگایا گیا تھا۔ شرپسند پرچم مکمل طور پر جل جانے تک وہیں موجود رہے۔

وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہا ہے کہ کشمیر پوری دنیا کا فلیش پوائنٹ بن چکا ہے۔ عالمی امن کو خطرہ ہے۔

سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکمرانوں کو چیلنج کر دیا ہے کہ اگر ان میں جرات ہے تو مجھے گرفتار کریں۔ لاکھوں کروڑوں غریب بہن بھائی مجھے خود جیل توڑ کر حکمرانوں سے رہا کرا لیں گے۔ پیپلز پارٹی وفاقی جماعت ہے لیکن حکمران اسے وفاقی کردار ادا کرنے سے محروم کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت کے خلاف اپنی تحریک جنوبی پنجاب سے شروع کر دی ہے اور مظفر گڑھ میں بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کے ذریعے انہوں نے آغاز کیا اس جلسے میں حاضری کا اندازہ 70 سے 75 ہزار لگایا گیا ہے۔ اس جلسہ سے قومی اسمبلی کے سابق سپیکر یوسف رضا گیلانی' مخدوم شاہ محمود قریشی' پنجاب پیپلز پارٹی کے صدر راؤ سکندر نے بھی خطاب کیا۔

ملتان میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پرانے زمانے میں تخت لاہور ہوتا تھا اب ہم تخت رائے ونڈ کے قیدی بن کر رہ گئے ہیں۔ مگر اب قیدی جاگ رہے ہیں تخت رائے ونڈ والے عدلیہ کو ایکسپلائٹ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پرانے زمانے میں تخت لاہور کے قیدی ہونے کی بات کی جاتی تھی جو میری سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ اب آ رہی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں جنوبی پنجاب سے اپنی جدوجہد شروع کر رہی ہوں۔ سرائیکی بیلٹ نے کل بھی ہم پر اعتماد کیا تھا آج بھی ہمارے ساتھ ہے دیگر مقررین نے کہا کہ ترقیاتی کام صرف لاہور میں ہو رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں احساس محرومی کیوں پیدا نہ ہو۔

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بدامنی پھیلانے والے مسلمان یا انسان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ ہم نے اپنے زور بازو پر جینا سیکھ لیا ہے۔ واویلا کس بات کا؟ اتفاق کے بغیر ایک اینٹ بھی نہیں رکھیں گے۔ ماڈل ٹاؤن اور رائے ونڈ میں ملاقات کے لئے آنے والے وفود سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی سازشیں ناکام ہوں گی۔ وہ وقت دور نہیں جب غربت اور بے روزگاری کے بادل چھٹ جائیں گے۔

امریکی سفارت خانوں میں دھماکوں کے ملزم کو تفتیش کے لئے کینیا کے حوالے کر دیا گیا۔ ملزم صادق ہویدا جس روز کینیا سے پاکستان پہنچا اسی روز امریکی سفارت خانوں میں بموں کے دھماکے ہوئے۔ اس کے پاس جعلی پاسپورٹ تھا۔ تفتیش کے دوران اس نے اعتراف جرم کر لیا۔ دو ساتھیوں کی بھی تلاش شروع ہو گئی۔ تینوں ملزموں کا تعلق مصری تنظیم اسلامی جہاد سے ہے۔ پاکستان کے راستے افغانستان جانا چاہتے تھے۔ دھماکوں کے لئے طویل منصوبہ بندی کی۔ گرفتار شدہ ملزم 3 برس سے کینیا میں مقیم تھا۔

سیالکوٹ کی ورکنگ باؤنڈری پر بھارت کی بلا اشتعال فائرنگ سے دو پاکستانی شہید ہو گئے۔ پاکستانی رینجرز نے جوابی فائرنگ کرکے 7۔ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملتان میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان ہاؤس تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ نواز شریف ہمیشہ کی طرح استعفیٰ دینے والا خوبصورت کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ غلطیاں دور کرنے کو تیار ہیں۔ میں صدر یا وزیراعظم بن سکتی ہوں۔ ہم انسان ہیں ہم سے غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ پارٹی رہنما کہتے ہیں کہ مجھے آنا ہے۔ اب تیسری بار بھی پاکستان بچاؤں۔ وہ بضد رہے تو کہوں گی صدر بنا دیں انہوں نے پاکستان کی خارجہ پالیسی پر تنقید کی اور کہا کہ ہمارے لئے یہ عزت کی نہیں، شرم کی بات ہے کہ پاکستان کے لوگ طالبان کی طرح بھوکے مریں۔ انہوں نے کہا کہ اب ضلعی حکومتوں کی تجویز زندہ کرنی ہوگی۔

لاہور میں ایک مکان میں دھماکے سے آگ لگنے سے عورتوں اور بچوں سمیت 5۔ افراد ہلاک اور 3۔ شدید زخمی ہو گئے۔ شیرا کوٹ' نیو شالیمار کالونی میں اس حادثے کو واردات قرار دیا جا رہا ہے جس میں ملزموں نے رقم نہ ملنے پر گھر میں گیس کھول دی اور شارٹ سرکٹ سے آگ لگا دی۔ ذرائع کے مطابق پولیس نے دو ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے جنہوں نے جرم کا اعتراف کر لیا ہے۔

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
☎ : 213100
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ❊ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434

دعا تیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زود جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 5?4

امسال نازل ہونیوالی اللہ کی رحمتوں کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

پتہ بیرون